کشمیر میں ریشی سلسلہ تصوف کا ارتقاء :ایک تجزیاتی مطالعہ

Evolution of Rishi chain of mysticism in Kashmir: An Analytical Study

بشیر احمد ملک* ڈاکٹر مقصود الرحمٰن** ڈاکٹر عبدالحق***

ISSN (P) 2664-0031 (E) 2664-0023

DOI: 10.37605/fahmiislam.v4i2.272

Received: July 2,2021
Accepted: Nov 20, 2021
Published: Dec 30,2021

Abstract

Islam does not allow monasticism and the Turkish world. Then why even in the Islamic era, despite being Muslims, the Rishis continue to adopt the same methods of seeking truth? The reason is that according to the belief of Kashmiri Brahmins in general and Buddhism. Suicide has been considered a prerequisite for spiritual attainment. In addition, since the time of Shaikh-ul-Alam, the effects of Buddhist philosophy have been forgotten here for nine hundred years, apart from the Brahmins, and many of their beliefs. Rich had settled in the collective unconscious of Kashmiris-

In this legacy, non-violence, suicide, public welfare, brotherhood, tolerance were such practical beliefs that all Kashmiri Buddhists fell in love with them. Shaikh-ul-Alam took up the cause of reformation of racism in Kashmir and along with solitude began to promote Islamic teachings which resulted in people giving up monasticism and started living according to Islamic teachings. He used the Kashmiri language, which was the mother tongue of the people, to spread the message far and wide. His speech is still read and written in Kashmir today and it has been interpreted in different languages. His speech is called the first theology of Kashmiri language.

Keywords: Islam, monasticism, Rishi, Shaikh-ul-Alam, Buddhist, Brahmins, welfare, brotherhood, tolerance, Kashmiri language.

تعارف:

* لیکچرار ،ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز ،آزاد جموں اینڈ کشمیر یو نیورسٹی ،آزاد جموں کشمیر۔

** لیکچرار ،ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز ،یونیورسٹی آف ملاکنڈ چکدرہ ،لوئر دیر۔

*** اسسٹنٹ پروفیسر،ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز ،شہید بے نظیر بھٹو یونیور سٹی،شیر نگل اپر دیر۔

اس پُر کشش کائنات کے پیچھے ایک مطلق العنان ذات بابرکات کا حکم کار فرما ہے ۔اس لگے بندے نظام کائنات کی گرفت کسی احکم الحاکمین کی مرہون منت ہے۔شمس و قمر، مہر وماہ کی تابانی نور لم یزل کے حکم سے درخشاں وتاباں ہے۔ دریاؤں کی روانی ،کوہستانوں کی بلندی ،سمندروں کی وسعت و گہرائی اور ریگستانوں کی خا موشی کس کی عظمت و حکمت کی غمازی کرتی ہے ؟وہ ذات کب سے موجود ہے اور اس کی ماہیت کیا ہے ؟ اس تک رسائی کیسے حاصل کی جاسکتی ہے؟یہ وہ سوالات ہیں جو بنی نوع انسان کو ہمیشہ قلق واضطراب میں ڈالتے ہیں ۔اس میں شک نہیں کہ انسانوں میں ہی ایسےلوگ موجود رہے ہیں جو ضمیر کی اس فطری آواز کو مادی دنیا میں دباتے رہے ہیں اور ضمیر کو یہ فریب دے کر سلاتے رہے ہیں کہ اس مادی دنیا سے آگے کچھ بھی نہیں ہے اور یہی آدمیت کی آخری منزل ہے اس سے آگے کچھ بھی نہیں لیکن ان فریب کاریوں کے باوجود انسان مشاہدہ ذات کے لئے علامت استفہام بن کر حیران وپریشان رہاہے۔اللہ تعالیٰ کی شان ربوبیت اور رحیمیت نے آگے بڑھ کر آدم مبہوت کی دستگیری کی اور اسے ورطہ حیرت واستعجاب سے نکالنے اور معرفت حق سے سر فراز کرنے کے لئے مختلف قوموں اور ملکوں میں اپنے ہادی اور عارفین کاملین کو بھیجا جنھوں نےبھٹکتی انسانیت کو راہ راست پر لایا ۔ارشاد باری ہے:

وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ[1]

’’اور کوئی قوم ایسی نہ تھی جس میں کوئی نہ کوئی ہادی نہ بھیجا گیا ہو‘‘

انسان جلد باز رہا ہے اور اس لئے ہادی ورہنما ؤں کے اٹھ جانے کے بعد عجلت پسند انسان نے فطری طریق کار کو چھوڑ کر عشق وشیفتگی کے غلبہ کی وجہ سے کسی کی تلاش میں اپنے آپکو دکھ اور تکلیف میں ڈھالتا رہا اور دنیا وما فیہا سے بیزار ہو کر جنگلوں بیابانوں میں گھومتا رہا اور از خود یہ سمجھ بیٹھا کہ میرے اور محبوب حقیقی کے درمیان اگر کوئی رکاوٹ حائل ہے تو وہ دنیا ئے فانی اور یہ جسد خاکی ہے اس لئے ذات حق تک رسائی کا کوئی اور ذریعہ نہیں کہ اس صورت جسمانی کو اذیتوں سے دوچار کیا جائے اور عیش وعشرت کو ترک کر کے مسلسل فاقہ کشی ،ریاضت اور شب وروز کی صحرا نوردی سے کا م لیا جائے یوں وصل ذا ت حق ہو گا ۔یہی وہ زندگی ہے جسے راہبانہ زندگی کا نام دیا گیا ۔بہرحال سبب اوروجہ کچھ بھی ہو انسان معرفتِ حق کی تلاش میں فطری راہ سے بھٹک گیااور ایسا راستہ اختیار کیا جس کا نتیجہ بھول بھلیوں میں گھوم کر بے نیل ومرام واپس لوٹنے کے سوا کچھ نہ تھا اس کی نشاندہی قرآن کریم نے یوں کی ہے۔

وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ[2]

اور رہبانیت انھو ں نےخود ایجاد کی ہم نے اسےان پر فرض نہیں کیا تھا مگر اللہ کی خوشنودی میں انھوں نے یہ بدعت نکالی۔

اس راہبانہ تصور نے انسان کے دل و دماغ کو اس طرح مسخر کر لیا تھا کہ یہ تصور مٹانے کے لئے اللہ تعالیٰ کو یہ اعلان کرنا پڑا۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ[3]

اے محمد ان سے کہو کس نے اللہ کی اس زینت کو حرام کیا ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لئے نکالا تھااور کس نے اللہ کی بخشی ہوئی پاک چیزوں کو ممنوع قرار دیا تھا۔

خاتم النبیین حضرت محمد جو کہ اس بدعت کا استیصال کرنا چاہتے تھے آپ کے سامنے بھی کچھ لوگ اس طرح کی آرزو لیکر آئے اور پوچھا کیا میں ہمیشہ ساری رات نماز پڑھا کروں ؟دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں اور کبھی بھی ناغہ نہ کروں ۔تیسرے نے کہا مین کبھی بھی شادی نہ کروں اور عورت سے رابطہ نہ رکھوں گا۔آپؐ نےان کی یہ باتیں سنیں اور فرمایا۔

اما واللہ انی لاخشاکم اللہ واتقاکم لہ لکنی اصوم وافطر واصلی وارقدواتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی[4]

''اللہ کی قسم میں تم میں سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوناور اس سے تقویٰ کرتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطا ر بھی کرتا ہوں اور راتوں کو نما زبھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا اس کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔''

حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول ؐ فرمایا کرتے تھے

لا تشددوا علیٰ انفسکم[5]۔

کہ اپنے اوپر سختی نہ کرو کہ اللہ تم پر سختی کرے ایک گروہ نے یہی تشدداختیار کیا تھا تو اللہ نے اس پر سخت پکڑ کی۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں ایسی رہبانیت کی کوئی گنجائش نہیں جس میں نفس کشی کا ایساطریقہ اختیار کیا جائے جو کہ اسلامی تعلیمات سے متصادم ہو۔اسلام میں ایک صورت ایسی ہے جب کہ رہبا نیت اختیار کی جاسکتی ہے اور وہ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔فرمانِ رسول ؐ ہے۔

رہبانیۃ ھٰذہ الامۃ الجہاد فی سبیل اللہ[6]۔ اس امت کی رہبانیت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

علامہ اقبال نے اپنی نظم"پیر ِرومی و مرید ہندی "میں یوں کہا ہے ۔

کاروبار خسروی یا راہبی ---کیا ہے آخر غایت دینِ بنیؐ

مولانا رومی اس بار ے میں یوں کہتے ہیں ۔

مصلحت در دین ما جنگ و شکوہ--- مصلحت در دین عیسی غار و کوہ

دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد کیا ہے ؟ بادشاہی یا رہبانیت؟

ہمارے دین کی مصلحت جنگ و شکوہ میں ہے اور عیسی علیہ السلام کے دین کی مصلحت غار و کوہ یعنی رہبانت ہے [7]- تاریخی شواہد سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ رہبانیت کا سلسلہ حضرت عیسیٰ کے دوسو سال بعد ان کے نام لیواؤں نے شروع کیا تھا اور پھر اس سلسلہ نے پوری دنیا میں اپنی مظبوط بنیادیں قائم کیں ۔ جب ہم ہندوستان پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی رہبانیت کو اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے اور جوگی ، سنیاسی بدن پر راکھ مل کر اور اپنے آپ کو مشقتوں میں ڈال کر جنگلوں بیابانوں میں رہتے ہیں اور اسے خدا شناسی کا نام دیتے ہیں۔

ریشیت کی تعریف۔

ریشی کسے کہتے ہیں اس بارے میں محققین کی آرا ء کا جائزہ لینا ضروری ہے تا کہ معلوم ہو سکے کہ ریشی کون تھے ؟خواجہ اعظم دیدہ مری ریشیوں کی تعریف لکھتے ہوے رقم طراز ہیں کہ

" ریشی کسےراگویند کہ اززمرہ زاہدان وعبادان در ریاضت سخت وصعب تر باشد و خود را از اولاد وازواج فارغ دارد دوست از جمیع آرزوہا وہو س برادرد چہ جائ ملک ومالک " [8] ۔

یعنی ریشی اس شخص کو کہتے ہیں جو زاہدوں اور عابدوں کی جماعت میں سے ہو پھر ریاضت و عبادت میں سخت اور شدید تر ہو اور وہ خود کو اولاد وازدواج سےآزاد رکھتا ہو ۔اورکی ہر قسم کے تمناوں اورخواہشوں سے ہاتھ بھی کھینچ لے ۔ملک اور مال یا اقتدار اور دولت کی تو بات ہی نہیں۔صاحب"روضۃ الابرار" مولوی محمد دین حنفی ریشیت کی تاویل اور توضیح زیا دہ صراحت سے کرتے ہیں ۔وہ لکھتے ہیں ۔

"باید دانست کہ لفظ ریشی معرب یا مفرس از لفظ" رکھی" است کہ در سنسکرت تارک دنیا ومشغول بخدا را گویند واہل اسلام در معانی آں قدرے تغیر دادہ با ینطور بیان مے کنند کہ مراد از ریشی شخصے است کہ اولادو اازواج ومال ومنال ومتعہ واقمشہ واراضی ومواشی وغیرہ را ترک نمودہ در زہد و ریا ضت ودر تقوی وعبادت ومحسنتہانے شاقہ بکار بر دودر کوہ ہا وغار ہا ودر بہاو سکونت نما ید وانسان و حیوان ووحش وطیور وہوام حتی کہ سبزہ ونباتات را ایزانر ساند وبسوے حق تعا لی بغر

ائض وواجبات ونست ونوافل وسکونت و خلوت وسہر وجوع تقرب جوی وتوبہ و صدق وصداقت ذکر وفکروخشوع وخضوع وحضور قلب راوسیلہ خود ساز واز حرکت زبان بقلقلہ لسان در گذرزدوصرف در معانی وحدت مستغرق شودوبہ مرتبہ ذخر راحتہ واصل گرد واز جمیع اشیا ظاہری وباطنی تآ نکہ از نفس خود غیب وفانی گردوبحق باقی شود وازآبہائے جاری وسبزہ ہائے بیا نی مثل کاسنی واپل ساگ قوت نماید " [9]۔

یعنی جاننا چاہیے کہ ریشی سنسکرت لفظ لکھی کا معرب یا مفرس ہے جو تارک دنیا اور مشغول بخدا کو کہتے ہیں۔اہل اسلام نے اس کے معنی میں ذرا تبدیلی کر دی ہے وہ اس طرح کہ ریشی سے مراد وہ شخص ہےجو اولاد و ازواج اور مال ودولت اور سامان اور پونجیاں اور زمین اور مویشی وغیرہ کو چھوڑ کر زہدو تقوی ،عبا د ت و ریاضت اور محنت شاقہ کو ر اورپھر پہاڑوں ،گھپاوں میں اور پھاٹکوں وراستوں پر سکونت اختیار کرے اور پھر انسان یا حیوان ، وحشی جانور وں یا پرندوں یا پھر کیڑوں یہاں تک کہ سبزہ اور گھاس کو بھی تکلیف نہ پہنچائے۔پھر اللہ تعالی کی طرف فرایض واجبات سنت ونوافل ، سکونت و خلوت،شب اور فاقہ کو تقرب کا ذریعہ بنائے۔اور پھر توبہ واستغفار اورصدق اور ذکر وفکر اورخشوع و خضوع اور حضور قلب و غیرہ کو خدا کی طرف اپنا وسیلہ بنا لےاور زورسے بولنا یعنی زبان کی نمائش سے اپنے آپ کو بچائے ۔بلکہ وحدت کے معنی میں غرق ہو جائے جس سےوہ ذکر الروح اور دل سے یاد خدا کرنے سے واصل بحق ہو جائے ۔ظاہری اور باطنی کے تمام اشیا سے بے نیاز ہو جائے یہاں تک کہ اپنی ذات سے بھی گم اور فانی ہو جائے اور خدا کے ساتھ باقی ہو کے رہے - اپنی غذا بہتےپانی اور خود رو گھاس سے حاصل کرے جیسے کاسنی اور اوپل ساگ جو کہ سخت کڑوے ہوتے پس ریشی وہ ہے جو اپنے تن بدن کو صرف عبادات الہی میں لگائے رکھے ۔اس کا کوئی گھر نہ ہو بیوی بچے نہ ہونوہ کوئی آرزو ،یا خواہش نہ رکھتا ہو،مال ودولت اور عیش وآرام کا توذکر ہی نہیں ۔بلکہ وہ ہر سانس خداکی یاد میں بسر کرے۔اپنے نفس کوراحتوں اورلذات سے دور رکھے - حاجی محی الدین لفظ ریشی کی تعریف یوں کرتےہیں -

"لفظ ریشی ازلفظ رکھی کہ در اصلطلاح سنسکرت تارک الدنیا و مشغول بیاد خدا گویند و آنکہ "[10]۔

ریشی کا لفظ رکھی سے ماخوذ ہے اور سنسکرت کی اصطلاح میں اس شخص کو کہا جا تا ہے جو دنیا کو ترک کر کے اللہ کی یاد میں مشغول ہو گیا ہو۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ریشی در اصل درویش اور عابد و زاہد لوگوں کو کہا جاتا ہے جنہو ں نے اللہ کی رضا جوئی کے

لئے سب کچھ چھوڑ دیا ہو اوران کا کام صرف اللہ کی یاد میں لگے رہنا ہو ۔یہ وہ لوگ ہیں جو فرائض وواجبات ،سنن و نوافل کا التزام کرتے ہوں اور ہمیشہ ذکر و فکر میں مشغول رہتے ہوں ۔اور لذائذ دنیاوی سے فائدہ نہ اٹھاتے ہوں۔جنگلی گھاس کھا کر گزارہ کرتے ہوں اور انھوں نے تقویٰ کا لباس زیب تن کیا ہو ۔

ریشیت کا ارتقاء۔

کشمیر میں ریشیت کی ابتدا کب ہویئ یہ بتانا مشکل ہے ۔تاریخ کے مطالعہ سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ کشمیر میں ریشیت کی ابتداءزما نہ قدیم سےہوئی ہے۔آریائی تہذیب کی پو پھٹنے سے پہلے ہی ہندوستان میں ریشیوں کا بول بالا نظر آتاہے ۔

”رگ وید“ آریائی نسل کی مقدس کتاب ہے اس کتاب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تخلیق سے قبل ریشیت نے اس خطہ میں اپنے قدم مظبوطی سے جما لیے تھے ۔رگ وید میں بہت سے ایسے ریشیوں کے نام ملتے ہیں جو بہت پہلے گزرے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ریشیت کا سلسلہ یہاں بہت پہلے سے تھا۔اس کی تصدیق” ژند اوستا “سے بھی ہوتی ہے جو کہ پارسیوں کی قدیم اور تنہا مذہبی کتاب ہے اس کتاب میں ”اوشان“ کا ذکرملتا ہے جس نے سب سے پہلے عبادت کے لئے آگ جلائی تھی ۔اسی شخص کو” رگ وید“ میں رشی ”اوشان “کہا گیا ہے[11]۔

کشمیر میں ریشت کا باقاعدہ سلسلہ ۹۰۰ھ سے شروع ہوا اور بارہویں صدی ہجری تک جاری رہا اس دوران پورے کشمیر میں ریشی صوفیاء کرام نے اپنی محنت اور لگن سے اسلام کی ترویج واشاعت کی ۔جس کے نتیجہ میں لوگوں کی کثیر تعداد حلقہ بگوش اسلام ہوئی۔ریشی صوفیا نے مہر ومحبت ،انس وہمدردی کی ایسی فضا قائم کی کہ جس سے لوگوں کے قلوب واذہا ن مسخرہوئے ۔شیخ نور الدین ولی کے زیر سایہ بہت سے ریشی صوفیا نے سلوک کی منازل طے کیں ۔

کشمیر کی سرزمین ایسی تھی کہ یہاں امیر کبیر سید علی ہمدانی کی آمد سے قبل رہبانیت کو انسانیت کی معراج سمجھا جا تا تھا اور ایسے لوگوں کو ریشی کہا جاتا تھا ۔اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ لوگ بے نفس بھی تھے اور انسان دوست بھی تھے ان کے اس طرز عمل نے ان کو سماج میں ایک خاص مقام عطا کیا تھا۔کشمیر کا ریشی خدا پرست اور انسان دوست تھا اس لئے یہاں کے نیک سیرت اور بلند فطرت عارفین اس لفظ کو اس مقصد کے لئے استعمال کرتے تھے لیکن ان عارفوں نے خداجوئی کے اس طریقے سے مکمل اعراض کیا جسے راہبانہ تصور رکھنے والوں نے اپنایا تھا۔اس بارے میں آئندہ کی سطور میں ایک بزرگ ہستی کا کلام بطور

دلیل کے پیش کیا جائے گا جسے تمام رشیوں کاامام تصور کیا جاتا ہے اور ان کو شیخ العالم نور الدین ولی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

کلام شیخ العالم نور الدین ریشی:

شیخ العالم نور الدین ولی کی ولادت ۷۵۷ھ دس ذی الحج کو ہوئ ۔آپ کو علمدار کشمیر ،ولی کامل ،عارف ربانی ، شیخ العالم وغیرہ کے القابات سے پکارا جاتا ہے،ہندوؤں کے ہاں آپ کو "نندہ ریشی ،سنہر ارشی "کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے ۔رشی کے معنی کشمیری زبان میں تارک الدنیا اور فنا فی اللہ کے ہیں ۔آپ کے والد کا نام سالار دین اوروالدہ کا نام صدرہ موجی تھا ۔آپ کا بچپن عجوبہ سے کم نہ تھا پیدا ہوتے ہی ماں کا دودھ نہیں پیا جس سے ماں کو بہت تشویش ہوئی ایک دن للہ عارفہ آئیں اور بچے کو گود میں لیا اور اس کے منہ میں اپنا دودھ ڈالا اور بچے سے کہا کہ " چیہ مالینہ چیہ،زینہ مند چھاکنہ تہ چینہ چھوکھ مندچھان"[12]یعنی پی بیٹےپی۔تم جننے سے نہ شرمائےاب پینے سےکیا شرماتے ہو؟یہ باتیں سن کر شیخ العالم نے دودھ پینا شروع کیا ۔

آپ کم سنی میں ہی پاکیزہ اطوار اور پسندیدہ کردار کے حامل تھےجوانی میں قدم رکھا تو ذکر فکر میں مشغول ر ہتے تھےدنیوی کام میں ان کا دل نہیں لگتا تھا ۔وہ ابتدا سے ہی خرافات و بدعات سے بیزار تھے ۔صرف یاد خدا سے دل میں سکون پاتے تھے اسیلئے سوتیلے بھائیوں نے اپنے سے الگ کر دیاتھا۔آپ کی شادی ترال کے اکبر دین کی لڑ کی سےہوئی تھی اس سے آپ کی اولاد بھی ہوئی لیکن پھر بھی دنیا سے متنفر ہی رہے یوں بچپن اور جوانی یاد خدا میں گزاری اس زمانہ میں بھی آپ کی کرامات رہی ہیں ۔اس زمانہ میں لکھنے کا رواج بہت کم تھا اسلئے آپ کی کرامات ذہنوں میں ہی ثبت و ضبط ہو جاتی تھیں اور ان کی کوئی خاص تاریخی سند نہیں پھر بھی آپ کی کرامات واقعیت سے خالی نہیں ہیں۔

شیخ العا لم کے کلام سے ان کے رتبہ کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور ان کے حقیقت پسندانہ معیار کو قائم کیا جا سکتا ہے۔ان کی زندگی کے حالات کا مطالعہ کرنے سے ہوتا ہےکہ وہ محض کنج نشینی کےقائل نہیں تھے بلکہ وہ عملی زندگی میں لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے ۔آپ اپنےتبلیغی سفر میں کشمیر کے تقریبا ہر قریہ اور گاؤں میں گئےاس دوران آپ نہ صرف لوگوں کو پاکبازی کی ہدایت کرتے بلکہ حکمرانوں اور حاکموں کو انصاف کی تلقین کرتےاور ظلم وجبر سے منع کرتے۔اس بارے میں آپ کسی مصلحت کا شکار نہ ہوتے تھے ۔بوقت ضرورت بادشاہوں کی شدت پسندی کے خلاف صف آرا ہوتےیہی وجہ ہے کہ مختلف بادشاہوں نے

آ پ کی سرگرمیوں کو مخصوص نظر سے دیکھا ۔بقول جون راج سلطان سکندر نے شیخ العالم کو اسی بات پر جیل بھی بھجوایا تھا۔

شیخ العالم ایسے مرد کامل تھے کہ جنہوں نے کشمیری تہذیب و تمدن پر بہت گہرے نقوش چھوڑے ۔ آپ کے کلام کو بابا قطب الدین نے بوج پتروں پر تحریر کیا ۔اس کے بعد سلطان زین العابدین کے دربار کا ایک اہم وزیر جب شیخ العالم کا مرید بنا تو اس نے اس کلام کو فارسی رسم الخط میں ڈھا لا ۔اور اس کو" نو ر نامہ "کے نام سے موسوم کیا گیا۔اس وقت جتنا بھی آپ کا کلام دستیاب ہے وہ صرف کت پنڈت کی محنت اور کا وشوں کا نتیجہ ہے ۔آپ کے ریشی پن کا بہترین اظہار آپ کا کلام ہے کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے آپ کے رتبے کا تعین کیا جا سکتا ہے۔لیکن آپ کا کلام اس وقت مرتب نہ کیا جاسکا بعد میں بابا نصیب الدین غازی نے آپ کے وصال کے سو سال بعد ریشی نامہ لکھا اور آپ کے کشف و کراما ت کے بارے میں وضاحت کی ہے ۔آپ کا کلام آج تک زندہ و جاوید ہے۔اور راہ حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے ۔

کلام شیخ العالم کے۔اولین ترتیب کارحضرت با با قطب الدین نے "بوج پتروں "پر تحریر کیا تھا جو اس کی سمجھ میں آچکا تھا۔اس کا نام "نور نامہ "رکھا ۔ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ کلام شیخ العالم صرف کشمیر ی زبان میں ہی نہیں لکھا گیا بلکہ فارسی ،عربی اور سنسکرت کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی لکھا گیا ہے۔اور ا ب اس کا ترجمہ اردوو زبان میں بھی ہو چکا ہے [13]۔ شیخ العالم نے اپنے کلام کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کچھ اس طرح کی ہے۔

خدا تعالیٰ اوس تہ آسی ---سُہ ینیہ ارت کانسہ ِنو
نکس دُینہس روز ی آسی ---اسی تسہ زینتَس سُہ اسہِ نو

خدا وند کریم خوش وخرم قائم ہے ۔اس کو کسی سے کوئی حاجت نہیں ہے۔جس کو جتنی روزی لکھی ہو ،اتنا اس کو پہنچا دیتا ہے ۔اس کو ہماری فکر ہے ،لیکن ہمیں اس کی فکر نہیں [14]۔

شیخ العالم کے کلام میں اخلاقی پہلو:

شیخ العالم نور الدین ولی جب سیدمیر محمد ہمدانی کی صحبت میں آئے تو گوشہ نشینی ترک کر کے حقوق العباد کی جانب متوجہ ہو گئے آپ نے تبلیغ دین اور تعلیم اخلا ق کا بیڑا اٹھایا ان دنوں کشمیر میں کئی اور بلند پایہ ہندو ریشی اور سادھو بھی شہرت پا چکے تھے جن میں بمہ سادھ اعلیٰ پایہ کے بزرگ تسلیم کئے جاتے تھے۔

ریشوں کی بہت بڑی جماعت نے حضرت شیخ العالم کی تعلیمات کو وادی کشمیر میں پہنچایا یہ لوگ نہ ظاہری شان وشوکت کے قائل تھے

نہ گھر بار کے بندھنوں میں الجھ کر رہ گئے تھے ۔آزاد منش اور حق کے جویا تھے عبادت اور خدمت خلق ان کا کام تھا ۔یہ اونی پیراہن زیب تن کئے ہوئے ہوتے تھے۔پاؤں میں لکڑی کا کھڑاؤں اور سر پرفتیلہ والی ٹوپی زیب تن کئے ہوتے تھے ۔یہ لوگ صحیح قسم کے تصوف کے پیرو تھے ۔جس میں نفش کشی ،تبلیغ،تعلیم اخلاق کو اولیت حاصل تھی۔مسا جد بنواتے،شاہراؤں میں سایہ داردرخت لگوایا کرتے تھے ۔محتاجوں اور غریبوں کے لئے یتیم خانے اور مسافر خانے بنواتے تھے جن میں لنگر کا بڑے پیمانے پر انتظام کیا جا تا تھا ۔دعوت دین عام کرنے میں حسن خلق سے کام لیتے ۔دین اسلام کی اساس بہترین اخلاق اور خدمت خلق پر ہے اور قرآن مجید نےآپ ؐ کے اخلاق کریمہ کو اُسوہ حسنہ قرار دیا ہے ۔شیخ العالم نے اپنی دعوت کا ذریعہ شاعری کو بنایا ہے ۔

شیخ العالم نے ریشیت کو قرآن وسنت اور شریعت سے ہم آہنگ کیا اور کشمیری الاصل ہو نے کی وجہ سے آپ نے تبلیغ اسلام کا جوطریقہ اختیار کیا وہ مقامی لوگوں کی نفسیات اور معرو ضی حالات کے عین مطابق تھا ۔مقامی زبان کے استعمال اور جذبِ صادق نے اس اثر کو مزید تقویت دی اور آپ کا عارفانہ کلام کشمیر میں مثنوی مولوی ثانی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے[15]۔

آپ توحید کے دل وجان سے قائل تھے اور اتباع رسول کو قرب الٰہی کا ذریعہ جانتے تھے ۔سلوک کی بلند پایا منزل کو پانے کے باوجود اس طریق کو جان گئے تھے کہ ترک دنیا سے بہتر کوئی اور طریق زندگی نہیں لیکن اہل وعیال میں رہنے کے باوجود توجہ الی اللہ رکھنے اور دل کی پاکیزگی کا خیال رکھنے ہی سے آدمی خاصان خدا کا مرتبہ حاصل کر سکتا ہے۔آپ فرماتے ہیں ۔

ونن پنز ی تہ واندر آسن ----گگر گوپھن برن واس
یم پانژن وقتن اگہ مل کاسن ---نِشہ آسن باژن تمےَ چھ خاص
گرہ گرا گَس تاج لاگنس سَرسَ---گرہ کور رسول خدایَن ہرس آو

بندر جنگلوں میں رہتے ہیں ۔اور چوہے غاروں میں ۔جو لوگ پا نچ وقت اپنے من کی پاکیزگی میں لگے رہتے ہیں اور اپنےاہل وعیال کے ساتھ رات دن گزارتے ہیں ،وہی لوگ خاصانِ خدا ہو تے ہیں [16]۔

اس کے بعد شیخ نے عوام میں مل جل کر رہنے کا فیصلہ کر لیا او ر اپنی شیریں کلامی سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا شروع کیا ۔ایک رہبر کامل کی طرح آپ نے دین اور دھرم کے اجارہ داروں کو اپنی گرفت میں لے لیا ۔ فرماتے ہیں ۔

ملہ چھی مشیدن اَچھ درو----یتھ بٹہ چھی پو تلین پیٹھ
ساسہ منز اکھا ترو -----نَتہ سارنے گو شیطان ہیتھ
ملا مسجدوں کے ناگ بنے ہوئے ہیں اور پنڈت مورتیوں پراژدھابنے ہیں (یعنی ہر ایک اپنے زہر سے عبادت گذاروں کو ڈستا ہےاور ان کی گمراہی کا ذریعہ بنتا ہے)ان میں سے نجات پانے والاہزار میں سے ایک ہو تو ہو ورنہ شیطان ان سب کا بہکاکے لے جائے گا [17]۔

شیخ العالم اس بات سے یہ بات ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ملا اور پنڈت دونوں نفس پروری کی خاطر مسجدوں کے امام ، پروہت اور پجاری بنے ہوئے ہیں ۔ان کو نفس پروری نے گمراہ کر دیا ہے اور شیطان کے بہکاوے میں آگئے ہیں۔نجات صرف اس میں ہے کہ مسجدوں اور مندروں کو خدا کی عبادت کے لئے مخصو ص کیا جائے اور ان کو آمدنی اور ریا کاری کا اڈہ نہ بنایا جائے ۔علماء سوءسے یوں فرماتے ہیں ۔

عالمو :تم نے علم کو حرص وہوس پورا کرنے کی غرض سے حاصل کیا ہے نتیجہ یہ ہے کہ تم لوگ اس فن میں ایک دوسرے سے سبقت لے جا نا چاہتے ہو۔تم اس بھول میں نہ رہو کہ تم ایسے علم کی بنا پر اچھے لوگ بن گئے ہو ۔خواص میں شمار ہوتے ہو ۔یاد رکھو روز قیامت تم میں سے کوئی بھی نجات نہیں پا سکے گا ۔

شیخ العالم اس بات کی بار بارتلقین کرتے ہیں کہ اے عالمو،ریشیو، فقیرو،پنڈتو ریاکاری نہ کرو ،مذہب کو بیچ کر نہ کھاؤ اور ایسے اعمال کے بعد جن سے شیطان کی پیروی ظاہر ہے۔یہ خیال نہ رکھو کہ بزرگ ہو ، قابل احترام ہو ،آخرت میں نجات پا لو گے۔سن لو وہا ں جو نیک اعمال کام آتے ہیں وہ تم نہیں کر پاتے ہو ۔تمہارا علم تمہاری نفس پروری تک محدو د ہے اس میں وہ تابانی نہیں جو لوگوں کو منور کر سکے ۔تم قبروں میں پہچنے تک ایک دوسرےسے آگے بڑھنے کی کوشش میں لگے رہنا ۔تم ہر گز نہیں بخشے جاؤ گے [18] ۔

عام انسان سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ تم رزق کے لئے پریشان ہو اس دنیا میں آدمی کا رزق اس کے آگے آگے ہے اور موت اس کے پیچھے پیچھے ہے ۔یہ دنیا آنی جانی ہے۔اے انسان تو حق کی تلاش کر،اس تک پہنچنے والی راہوں کی جستجو کر ۔اس دنیا میں انسان کے پیچھے نیکی اور بدی کی باتوں کے سوا کچھ نہیں رہتا ۔شیخ العالم ایک معلم اخلاق کی طرح آدمی کو خبر دار کرتے ہیں خوشخبری اور خوف سے آگاہ کرتے ہیں ۔

تَلہ چُھے زیُس تَے پیٹھ چھکھ نژان ----وَنتہ مالہِ و وند کیتھ پژان چُھے

عذاب قبر س کونہ چُھکھ کھوژان ---ونتہ مالہِ ان کیتھ روژان چُھے
تمہارے قدموں کے نیچے چاہ ہے،تو اس کے اوپر بے پروائی سے گھوم رہا ہے اے میرے عزیز تو یہ جانتے ہوئے کھانا کیسے ہضم کرلیتا ہے ۔تو قبر کی ہیبت ناکیوں اور شدت عذاب سے کیسے بے خوف پھر رہا ہے ۔زندگی کے انجام کی اس سے زیادہ المناک تصویر کھینچنا ممکن نہیں ہے ۔

آپ نے جہاد باالنفس کو جہاد اکبر کہا ہے اور نفس کی معرفت کو خالق کی معرفت کہا ہے ۔آپ نفس کو ہر اس آلودگی سے پاک دیکھنا چاہتے ہیں جو روح کو متعفن کر تی ہے ۔اس بارے میں آپ فرماتے ہیں

نفسی کورس اٹی اٹی---نفسی کوروس پشیمان
نفس چھے مدہوس ہانکل ژٹی ---نفس ییمی روٹ سُہ ووت لا مکان [19]
نفس کی ہی خواہشات نے مجھے رسوا کر دیا ۔نفس ہی کی خاطر مجھے پریشان ہونا پڑتا ہے ۔اے عزیز نفس ہی مست و مدہوش ہاتھی ہے جو لوہے کی زنجیروں کو کاٹ پھینکتا ہے ۔جو اس پر قابو پا لیتا ہے اس کو ہی نفس اللہ سے ملاتا ہے ۔ لا مکان پر پہنچا دیتا ہے ۔

خواہشات اور آرزوئیں آدمی کو در بدر پھراتی ہیں ۔ذلیل وخوار کرتی ہیں ۔نفس میں بے راہ رو ہونے کی اتنی صلاحیت ہوتی ہے کہ اخلاق کی قدروں کی ذرہ بھر بھی پروا نہیں کرتا ہے ۔ہر برے کام کو انجام دینے کی تدبیر کرنے میں ماہر ہے ۔روحانی اقدار کو پس پشت ڈال کر ہر شیطانی فعل کا مرتکب ہو سکتا ہے لیکن ایسے بھی نفس ہیں جو قابو میں رہتے ہیں ،سیدھے راستے پر چلتے ہیں اور قرب الٰہی حاصل کرتے ہیں ۔

آپ نفس امارہ کی کمزوریوں ،گمراہیوں اور تباہ کاریوں کو ناصحانہ انداز میں ذکر فرماتے ہیں اور لوگوں کو روحانی بیماریوں کے علاج کی ترغیب دیتے ہیں حرام کھانےا ور دوسروں کے مال پر غاصبانہ قبضہ اور تصرف سے بچنے کی ترغیب دیتے ہیں ۔

حضرت شیخ نور الدین ولی سپہ سالار ریشیت:

شیخ العالم کو ریشیوں کا سرتاج کہا جاتا ہے اس دعویٰ کی سب سے بڑی جوازیت یہ ہے کہ لوگ آپ سے بے پناہ محبت کا اظہار کرتے ہیں اور یہ محبت صدیاں گزرنے کے باوجود آج تک قائم ہے ۔آپ کو ہندو سماج میں نندہ ریشی کہا جاتا ہے اور یہ بھی آپ کے روحانی مراتب کے معترف ہیں ۔آپ کے ریشی پن کا اظہار آپ کا کلا م ہے جس کو کشمیری زبان میں پہلی

دینیات کہا جاتا ہے ۔آپ کا کلا م آج بھی کشمیری معاشرے میں پڑھا اور سنا جاتا ہے ۔
آپ کو علمدار کشمیر بھی کہا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کا تعلق اس دور سے ہے جب کہ کشمیر کی انفرادیت خطرے میں پڑی ہوئی تھی بیرونی حملہ آوروں کی کشمیر پر یلغار اور کشمیر ی روایات اور مذہبی ہم آہنگی میں رکاوٹ پیدا کی جارہی تھی اور انھوں نے کشمیریوں کے عقائد کے خلاف تحریک چلائی لیکن شیخ العالم نےاپنی تہذیب وثقافت اور مذہبی رواداری کے علمبردار رہے جس کی وجہ سے آپ کو یہ لقب دیا گیا [20]۔

شیخ العالم کےکلام کی تفہیم وتحسین اور اس کی قدر وقیمت کو متعین کرنے کے لئے معنوی سطح پر تلاشِ ذات یاشعور ذات کے عمل کی پردہ کشائی دلچسپ بھی ہے اورمفید بھی ہے ۔ آپ کا کلا م عام طور پر پند ونصائح کا دفتر قرار دیا گیا ہےحالانکہ آپ کے اشعار میں داخلی زندگی کی اجنبیت ، حیرانی اور بیکرانی کا احساس بھی ملتا ہے ۔یہ احساس اپنی تجسس خیزی سے جمالیاتی فضاءکو قائم کرتا ہے ۔ایسے اشعار آپ کی شعری شعور کی برق تابی کا مظہر ہیں ۔
حضرت شیخ العالم نور الدین ولی سید العابدین اور زبدہ عاشقین تھےآپ کی عبادت،ریاضت ، نفس کشی ، پاکیزگی اورطہارت ضرب المثل ہے۔آپ کے برابر کشمیر میں اور کوئی ریشی یا ولی اللہ پیدا نہیں ہوا ۔کہتے ہیں کہ وہ ایک روز مٹن میں تھے اور لوگوں کو مچھلیاں بھنتے اور کھا تے دیکھا تھا ۔ان کےنفس نے ان سے ایک مچھلی مانگ لی تو ایک جلتی ہوئ لکڑی منہ میں ڈال لی اور نفس سےکہا کھاؤ مزے سے یہی تیری غذا ہے ۔پھر ان لوگوں تک وعظ کے ذریعہ اللہ کا پیغام پہنچا یا ۔وہ گھرگھر جا کر موثر الفاظ میں تبلیغ کرتے تھے کیونکہ اب انھوں نے غارنشینی چھوڑ دی تھی۔

فرماتےہیں :وَنَن پَنَزتِہ وَاندَر آسن ----
گُگر گوپَھن بَرن وَاس
یَم پاَنَژن وَقتن اَگہ ملَ کاَسن
----نِشہ آسِن بَاژن ثُمے چُھ خَاص[21]

جنگلوں اور غاروں میں سکونت اختیار کرنا تو بندروں اور چوہوں کا کام ہے ۔ہاں رتبہ خاص صرف ایسے نیکو کار لوگوں کو عطا ء کیا گیا جو متاہلانہ زندگی گزارتے ہوئے اپنے اہل و عیال کے ساتھ رہ کر پانچ وقت کی نمازیں بر قرار رکھ سکیں۔

اس طرح حضرت شیخ العالم نے ریشیت کو تصوف حقیقی کا لباس پہنایا اور خلوت نشینی پر لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنے کو ترجیح دی تھی

اسی لئے ان کو موجودہ ریشیت کا بانی تصور کیا جا تا ہے۔ حضرت شیخ العالم اپنے سےپیش رو ریشیوں کا ذکر یوں فرماتے ہیں

اول ریشی احمد ریشی
دویم ریشی اویس آو--تریم ریشی زلکا ریشی
ژورم ریشی میراں آو
پانژم ریشررمہ ریشی شیوم ریشی پلاس
آو---ستمس کرہم دشنا ہشی
بو کہہ ریشی تہ میہ کیا ناو

ترجمہ :پہلا ریشی احمد ریشی آیا ہے ۔دوسرا ریشی حضرت اویس آیا ہے۔تیسرا ریشی زلکا ریشی آیا ہے ۔چوتھا ریشی حضرت میران آیا ہے ۔پانچواں ریشی رُمہ ریشی آیا ہے ۔چھٹاحضرت پلاس ریشی آیا ہے ۔ساتویں ریشی کو ریشیوں کے زدہ میں لگاتے ہیں ۔خدا کے لئے بتاؤ میں کون ریشی ہوں اور میرا نام کیا ہے ۔[22]

غیر مسلم ریشیوں کےبر عکس مسلمان ریشی اکثر اہل وعیال بھی رکھتے تھےگھروں میں رہتے اور عبادت بھی کرتے ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہتے اور ذکرو فکر میں رہتے ۔پانچ وقت با جما عت نمازاداکرتے ۔رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آتے اور انکو ر اہ خدا کی طرف رہنمائی کرتے ۔نفس کشی سے اپنی تمام خواہشات کو کچل دیتے مگر تجرید وتفرید میں ہو کر بھی لوگوں سے بالکل ہی لا تعلق نہ رہتےدوسروں کی اعانت کے لئے ہر وقت تیاررہتے۔رہبانیت کے ہرگز بھی قائل نہ تھے بلکہ وہ وحدت در کثرت کے قائل تھے۔ آپ اپنےخلیفہ بابانصیر الدین سے فرماتے ہیں کہ:

نَصر بابہِ جَنگَل کھسن گَئیم خامیِ--میہ دُوپ یَہِ آسَیہ بُڈ عبادت
وُچھی تہِ یہِ اس بڈ بدنامی--سَرِاس کرنی کُنی کَتھ [23]

جنگلوں کی طر ف جا کر بیا با نوردی کرنا بہت بڑی غلطی ہے مجھے خیال تھا کہ غالبا یہی عبادت ہو گی ۔حالانکہ یہ عبادت نہیں بد نامی ہے کیوں کہ محض ایک ہی بات جاننے اور پہچاننے کو کہا گیا تھا جس کے لئے جنگل کی راہ لینا ضروری نہیں تھا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ العالم رہبانیت اور نفس کشی کو اسلام کے منافی سمجھتے تھے یہی وجہ ہے کہ انہوں

نے بار ہا اپنے مریدین کو اس سے منع کیا ہے اور صحیح اسلامی تصوف کی طرف راہ نمائی کی اور یہ بتایا کی اصل بندگی یہ ہے کہ مخلوق کی خدمت کی جائے اور اسباب سے لاتعلقی اختیار نہ کی جائے۔شیخ العالم نے

آج کل کے فقراء اور درویشوں کو قحط الرجال کا نتیجہ قرار دیا ہے ۔فرماتے ہیں یہ لوگ تو بندگان شکم ہیں اورمحض شکم پروری میں لگے ہوئے ہیں سیر شکم ہو کر بھی انھیں خدا یاد نہیں آتا کہ اس کے دین کی خدمت کرتے۔اگر انھیں فقیر ودرویش کہا جائے تو پھر چور کس کا نام رکھا جائے[24]۔

ریشیت کے اثرات

کشمیر میں ریشیت کی تاریخ نہایت قدیم ہے ،اسلام سے قبل یہا ں ہندو اور بودھ بستےتھے ان میں ایسے زاہد و عابد بھی تھے جو نفس کشی پر بہت زور دیتے تھے ۔ایسے لوگ آبادیوں سے دور جنگلوں اور غاروں میں جا کر تن بدن کو دکھ دیتے تھے اس طرح خواہشا ت نفس پرقابو پا لیتے تھے ۔وہ لوگ سوکھی گھاس کھا کر ،دھوپ اور بارش میں ننگے بدن چل کر خود کوکانٹوں کی چھبن سے مجر وح کرنےمیں مزہ محسوس کرتے تھے ۔لاگوں کے ساتھ ملنا جلنا تو در کنار کسی کےساتھ بات بھی نہیں کرتےتھے ان لوگوں کاکوئی رشتہ ناطہ بھی نہیں ہوتا تھا۔اور خود کو سنیاسی ،جوگی یا ریشی کہتے تھے۔اگرچہ ہندوں کی ان لوگوں میں موجودگی کافی پرانی ہے۔لیکن ہربات میں ان کی ہیئت جداگانہ تھی ان کی نفس کشی اور ان کی تپسیا کئی لحاظ سے دگرگوں اور مختلف ہوا کرتی تھی۔اسلام کی آمد کے بعداگرچہ ریشیت قائم رہی لیکن اس کی ہیئت بدل گئی اور اس کے طور طریقونمیں جدت آگئی تھی ۔ان کی عبادات میں نمایا ں فرق آگیا۔کیونکہ ا ب وہ لوگ ایک عظیم الشان مقصدکے تحت عبادت کرتے تھےتن بدن کو محض دکھ دینا اب کوئی معنی نہیں رکھتا اورخود کو اذیت پہنچانا بے سود تھا ۔ جنگلوں میں اور پہاڑوں پر پھرتے رہنا اب کوئی عبادت نہ تھی آبا دیوں سے دور رہنا ہی اب کافی نہیں سمجھا جاتا تھا بلکہ اب اس سخت ریا ضت کےپیچھےایک عظیم مقصد کار فرما تھا ۔اب وہ اپنی مرضی میں آزاد نہیں تھے کہ جو چاہیں کریں بلکہ وہ اب ایک قا عدے ، ایک ضابطےقانون کے پابند تھےاب وہ شریعت سےذرہ برابر انحراف نہیں کر سکتے تھے۔اگرچہ ا ب بھی وہ صائم الدھر اور قائم اللیل ہوا کرتے تھے مگر ان کی تمام عبا دات میں شعائر اسلام اور سنت نبوی کی جھلک نظر آتی تھی گویا اسلامی تصوف نے ریشی تحریک میں نئی جان ڈالدی تھی اور ان کی غار نشینی میں نکھار پیدا کیا تھا ۔تصوف نے ریشیت کو غاروں سے اٹھا کر آبادیوں میں لایا۔مسجدوں او ر خانقاہوں میں عباد ت الہی کرائی اور خدا کا پیغام دےکر لوگوں کی رہبری کرنا سکھا یا تھا ۔اسلامی دور کی ریشی تحریک اب تصوف کی روح بن گئی تھی جس

کے بانی اور سرخیل حضرت شیخ نور الدین ولی تھے۔خواجہ اعظمی لکھتے ہیں .

”وجناب ایں شیخ با کمال دریں امور ازیں طبقہ منفرد وممتاز بودوزہد وتقوی را بغایت انعایت فرمود ۔سر دفترریشیان کشمیر است “ 25

یعنی حضرت شیخ نور الدین ولی جو صاحب مرتبہ عالیہ تھے ان تمام امور میں ریشیوں کے طبقے میں منفرد اور ممتاز تھے۔کیوں کہ انہوں نے زہدو تقوی کو غایت الغایت تک پہنچا یا تھا ۔

کشمیر کی مشہور روحانی تحریک ریشیت ہے اور ا س سے وابستہ رشیوں کے آثار ونقوش اب تک باقی ہیں اور مدتوں قائم بھی رہیں گے۔ریشی تحر یک یہاں کی روحانی تحریکوں میں ایک زبر دست ،پائیدار اور موثر تحریک ہے اور ریشی مزاج یہاں کی عوام میں گھٹی کی طرح پڑا ہوا ہے۔

یہ تحریک اپنی منفردنوعیت کے لحاظ سے خاص اہمیت کی حامل ہے دوسری تحریکوں سے آمنا سامنا ہونے کے باوجود کسی تحریک سے متصادم نہیں ہوئی بلکہ ان کے مختلف اثرات کو اپنے اندر جذب کرتی رہی ہےاوراپنی انفرادیت کو قائم رکھا۔اس کا رشتہ ہندوستانی تحریک سے بہت دور جا کر ملتا ہے اور اس کا پتہ ویدوں اور اپنشدوں سے چلتا ہے۔عرصہ درازا کےبعد ان دونوں میں ایک مماثلت پائی گئی جو کہ عزلت گزینی کی تھی ۔کشمیر کے رشیوں نے اس کے علاوہ اصلاح وتبلیغ کا کام بھی کیا اور رفاہ عامہ کے کاموں میں مشغول رہےاس طرح اس کی نوعیت مختلف رہی۔اس تحریک پر بودھ بھکشوؤں کے تجرد اور انتہا پسندی کا اثر بھی پڑا اور برہمنی رہبانوں کی نفس کشی اور ریاضت شاقہ کابھی۔اس نے مسلم صوفیاء کے ترک دنیا اور طرز عبادت کے اثرات کو بھی جذب کیا اور لوگوں کے کام آنے کے طریقے بھی ہاتھ سے نہ جانے دیئے[26]۔

شیخ العالم نے نہ صرف عبادات بلکہ معاملات میں بھی سدھار لانے کی تعلیم دی اور سماجی تعلقات میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کی معاشرت کے آداب سکھانے کے ع بلاوہ عقل ودانش کے بے شمار رموز بیان کئے ۔مثلا یہ کہنا کہ ”جھوٹ بولتے ہوئے تمہیں مزا آئے گالیکن سچ پر قائم رہ کر حق گوئی سے کام لیتے ہوئے پتے کی طرح کانپنے لگو گے “یا یہ کہنا کہ ”نادان کو گیا ن دھیان کی بات سکھانا بے معنی ہے۔گدھے کو گڑ کھلانا وقت کو ضائع کرنا ہے ۔ریگستان میں بیج بونے سے کیا فا ئدہ ۔بھوسے کی ٹکیا تلنے سے تیل ہی ضائع ہوتا ہے“[27]۔اس کا مطلب یہ ہے

کہ شیخ العالم کا کلام ہمہ جہت ہے اور زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے اور آپ کے کلا م کی تاثیر ایسی ہے کہ ہر آدمی کے دل پر اثر کرتا ہے۔آ پ کا کلام کشمیر زبان میں قرآن کی تفسیر کہلاتا ہے گہرے سے گہرے نکتہ سمجھانے کے لئے موقع محل کے مطابق کوئی نہ کوئی اشلوک اس قدر کام دیتا ہے کہ تفصیل و توضیح کے دفتر ہیچ نظر آتے ہیں۔ڈاکٹر غلام محی صوفی نے اپنی کتاب تاریخ "کشیر" میں شیخ االعالم کے بارے میں بہت تفصیل سے لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔

> حضرت شیخ کی سادہ اور پاکیزہ زندگی نے کشمیریوں پر گہرا اثر ڈال رکھا ہے ----ریشیوں کے اس سربراہ کی زندگی کےواقعات وادی بھر کے لوگوں کی زبان پر ہیں [28]۔

شیخ العالم کے بعد ریشی تحریک :

ریشی سنسکرت زبان کا لفظ ہے اس کا مطلب تارک الدنیا عابد و زاہد کے ہیں ۔ریشی لوگ تنہا غاروں اور جنگلوں میں رہبانیت کی زندگی بسر کرتے تھے اور شیخ العالم سے پہلے بھی ریشی گزرے ہیں ان پر بدھ مت اور ہندو مت کے اثرات غالب رہے۔کشمیر میں سید علی ہمدانی کی وجہ سے اسلام کی باقاعدہ ترویج واشاعت کا سلسلہ شروع ہوا آپ کے فرزند میر محمد ہمدانی علماء وصلحا ء کی کثیر جماعت کے ہمراہ کشمیر تشریف لائےاور لوگوں کو شریعت اور اسلامی قوانین سے روشناس کیا جس کااثر اس وقت کے ریشی سلسلہ پر بھی پڑا .مسلم ریشیان کرام کی اسلامی ریشیت کے بانی شیخ العالم کو قرار دیا جاتا ہے اور آپ کے بعد بھی کشمیر میں یہ تحریک چلتی رہی ہے اور یہاں کے ریشیان کرام نے ملکی سیاست میں بھی حصہ لیا ۔آپ کے معتقدین کی تعداد بہت زیادہ تھی لیکن چار لوگ ایسے گزرے ہیں کہ جنہوں نے اس سلسلہ کو آگے بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

۱۔بابا بام الدین ۲۔ بابا زین الدین ۳۔بابا لطیف الدین
۴۔بابا نصیر الدین [29]

شیخ العالم کے بعد آپ کے خلفا ء نے ریشی سلسلہ کی اشاعت کی اور لوگوں کو مذہب اسلا م کی طرف راغب کر کے ریشی مسلک کی تعلیم دی ۔ریشی حضرات نے امور دنیا کے ساتھ ساتھ ریشیت کو پروان چڑھایا جس کی وجہ سے ریشی تحریک میں کئی تبدیلیاں بھی ہوئیں چنا ں چہ بہرام ریشی خود باغ لگاتے اور اس کی آمدنی سے محتاج اور فقرا ء کو کھا نا کھلاتے ۔ بابا ہروی ریشی نے شیخ حمزہ مخدوم العالم کے فیض

وبرکت سے مستفید ہو کر مقامات سلوک کی اعلیٰ منازل طے کیں۔ریشی ہونے کے باوجود اتباع سنت میں تمام عمر گذاری[30]۔

کشمیر میں ریشی تحریک ایسی واحد تحریک تھی جس نے کشمیر کی عوام کو اسلام کی طرف راغب کیا لیکن جب باہر سے مسلمان صوفیا ء کرام کی آمد شروع ہوئی تو اس تحریک نے ان کے اثرات کو قبول کرنا شروع کیا اور ریشت پر سہروردی کبروی،قادری،نقشبندی سلاسل کے اثرات غالب آنے لگے آہستہ آہستہ ریشیت ناپید ہو گئی اور چاروں سلاسل یہاں مشہور ہو گئے اور غار نشینی جو کہ ریشیت کا طرہ امتیاز تھی مفقود ہو گئی ۔ صوفیاء کرام مرجع خلائق بن گئے اور عبادت وریاضت کے ساتھ ساتھ سماجی اصلاح اور ملکی سیاست میں بھی سرگرم عمل ہوگئے۔

نتائج البحث:

کشمیر میں ریشیت جس طرح داخل ہوئی تھی اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ صرف رہبانیت اور ترک دنیا کا نام تھالیکن جب کشمیر میں اسلام کی آمد ہوئی تو اس تصور میں یکسر تبدیلی رونما ہونے لگی اور عوام کو اس بات کا احساس ہوا کہ وصول الی اللہ کے لئے ہم نےجو طریقہ ایجاد کیا تھا وہ سراسر کفر وضلالت پر مبنی تھا ۔شیخ العالم کے تبلیغ اسلام کےخاطر خواہ نتائج نکلنے کے ساتھ ساتھ ریشی سلسلہ یہاں زیادہ مستحکم اور مقبول ہونے لگا یہاں تک کہ شیخ العالم کی ذات گرامی اور آپ کی روحانی پاکیزگی ،خلوص عمل اور قول وفعل کی یک رنگی لوگوں کو جوق در جوق کو اسلامی تعلیمات کی طرف متوجہ کرانے میں کامیاب ہوئی ۔نہ صرف عام لوگ بلکہ اعلیٰ پایہ کے عابد و زاہد اور برگزیدہ شخصیات بھی آپ کی گرویدہ ہو گئیں ۔ہندوؤں کا مشہور گر و بومہ سادھ آپ کی روحانی پاکیزگی کو دیکھ کر اسلام قبول کر لیتا ہے اس کے علاوہ سینکڑوں لوگ مسلمان ہوتے ہیں نہ صرف مرد بلکہ عورتیں بھی آپ کی تعلیمات کی وجہ سے عالی مقامات پر پہنچ گئیں ۔

شیخ العالم کے مریدین نے اپنی کشمیری شاعری کو ریشی تعلیم کے پھیلانے کا ذریعہ بنایااو ر اس سلسلہ کو مقبول بنانے میں اپنا کردار ادا کیا ۔شیخ العالم کی تعلیمات کا اثر ان لوگوں پر بھی پڑا جو ریشی سلسلہ سے تعلق نہیں رکھتے تھے اور کشمیر کی صوفیانہ شاعری پر آپ کے اثرات غالب رہے۔ بہت سے کشمیری صوفی شعراء براہِ راست آپ کی تعلیمات سے استفادہ کرتے رہے ۔کشمیر کی مجلسی زندگی اور طرز بود وباش میں بھی اس کی جھلک نظر آتی ہے۔سماجی محفل ہو یا شادی و غمی

کا موقع یا مجلس وعظ آپ کے اشلوک کا استعمال کیا جاتا ہے ۔واعظین اپنے وعظ کو ان اشلوکوں سے پُر تاثیر بناتے ہیں ۔شعراء عوام کے سامنے یہ اشلوک پڑھ کر لوگوں کے دلوں میں دنیا کی بے ثباتی کا نقش بٹھا تے ہیں ۔

آپ کا کلا م ”ریشی نامہ “اس وقت مختلف لوگوں کی طرف منسوب ہو کر منظر عام پر آچکا ہے لیکن اس کی تشریح وتوضیح کرنے کی ضرورت ہے ۔ کیونکہ یہ کلام کشمیری زبان میں ہونے کی وجہ سے عام لوگوں کی فہم سے بالاترہےاس کے علاوہ آپ کی دینی وسماجی خدمات پر مستقل تحقیق کی ضرورت ہے ۔

حواشی و حوالہ جات

---

1 ۔فاطر۳۵:۲۴

Fatir35:24

2 الحدید ۵۷ :۲۷

Al hadeed57:27

3۔ الاعراف۷: ۳۲

Al araf 7:32

4 ۔البخاری،ابو عبد اللہ ،محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب في النکاح،رقم الحدیث:۴۷۷۶،

Al bukhari, abu Abdullah, Muhammad bin ismail,sahih bukhari,kitabunnikah,bab al tareeb finnikah ,raqamul hadees 4776.

الدارمی،ابومحمدعبد اللہ بن عبد الرحمن، سنن دارمی،دار الکتاب العربی،بیروت،ط:۱،سن:۱۴۰۷ھ، ج:۱،ص:۱۷۹

Al darmi abu Muhammad Abdullah bin Abdurrahman,sunan darmi,dar ul kutub, al arabi bairoot,twa,1,1407 hijri,p 179

5 ۔ أبو داود، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ،أبی داود،دارالکتاب العربی،بیروت،حدیث:4906،ج:4،ص:428۔

Ab Dawood, Suliman bin ashas al sajistani, sunan abi Dawood,darul kutub al arabi,baairoot,Hadees no4906,v4,p428

6 ۔ایضا۔

Aizaan

7 ۔ محمد اقبال،علامہ، بال جبریل ،اقبال اکادمی،لاہور ،سن:۲۰۰۳ء، ص:۲۳۴،

Muhammad Iqbal,allama, bali jibreel,Iqbal ikadi,Lahore,2003,p234

8۔ دیدہ مری،خواجہ محمد اعظم، واقعات کشمیر(فارسی)،مطبع محمدی ۔لاہور،سن:۱۳۰۳ھ،ص،۶۳

Deda mari,khwja Muhammad azam,wqiaat Kashmir farsi, matba muhammadi,Lahore 1303,p63

9 ۔ حسن ،شاہ کھویہامی، تذکرہ اولیا ء کشمیر ،مترجم ،پیر زادہ ،عبدالخالق طاہری،مشتاق بک کارنر ،الکریم مارکیٹ اردو بازار ،لاہور، سن:ندارد ، ص :۱۶۷،

Hasan, shah,kowehaitazkiraa awlia kkashmir mutarjam Pirzada,abul khali tahiri,Mushtaq book karner, alkareem market urdu bazar Lahore,p167

[10] ۔ مسکین ،محی الدین ، تاریخ کبیر،موسوم بہ تحائف الابرار فی ذکر اولیاء الاخیار ،مطبع: سور ج پر کاش ،امرتسر ،سن: ندارد ، ج:۱،ص:۸۷

Maskeen, mahayyudin,tareekh Kabeer,mausoomba tahaiful abrar fi zikri awlia al akhyar,matba,soraj perkash,amratsar,v1,p87

11 محمد یوسف ،مقالہ نگار ، ریشیات،ٹینگ ،ساقی ،موتی لال ،شیخ العالم شش صد سالہ تقریبا ت کمیٹی ،سرینگر،سن:۱۹۷۸ء، ص:۱۸۸

Muhammad yousaf,maqala nigar,reshyat ting saqi,muti lal,shaikh ul alam,shashsad sala taqribat kamiti,sirii nagar,1978,p188

[12] ۔ حسن شاہ کھویہامی ، تذکریہ اولیاء کشمیر، مترجم پیرزادہ عبدالخالق طاہری ،ج:۳،ص: ۱۷۲

Hasan, shah,kowehaitazkiraa awlia kkashmir mutarjam, Pirzada,abul khali tahiri,v3,p172

[13] ۔ ابو نعیم ،شیخ محمد عثمان اینڈ سنز ،نور نامہ ، مترجم ،تاجران کتب ،مدینہ چوک گاؤ کدل ،سرینگر ،سن: ۲۰۰۶ ء،ص :۷۔۱۹

Abu Naeem shaikh Muhammad usman and sons,noor nama, mutarjam,tajiran kutub,madina chowk gao kadal, siri nagar,2006,p7-19

[14] ۔نور نامہ،مترجم ،ابو نعیم ،ص:۱۲۳

Noor nama,mutarjam,abuu Naeem,p123

15 ۔ ڈاکٹر ،ایس۔ ایم ۔یوسف بخاری، کاشر شاعری،کلیم یوسف،فہیم یوسف،۵۴۔اے میکلوڈ روڈ ،لاہور، سن:۱۹۸۴ء، ص:۱۰۱۔ ۱۰۵

Doctor s m yousaf bukhari,kshar shairi,Kaleem yousaf, Faheem yousaf,54,A miklood road,Lahore,1984,p101-105

16 ۔ قاری سیف الدین ، گلدستہ کلام شیخ العالم ، مترجم ،جے کے آفیسٹ پرنٹرز ،جامع مسجد دہلی۔۶،سن :۲۰۰۹ء، ص :۲۱۴

Qari saif ud din guldasta kalam ,shaikhh alam,mutaerjam J K afist printers,jami masjid dehli,2009,p214

[17] ۔ محمد یوسف، شیرازہ شیخ العالم نمبر،ٹینگ،سیکر ٹری ،جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر ایند لنگویجز ،لال منڈی سرینگر، سن:ندارد،ص۔۲۱

Muhammad yousaf,sheerazaa shaaikh alam,number,tang,secretry,jaammu Kashmir academy of arts culture and languages, lal mandi seri nager,p21

[18] ۔شیرازہ (شیخ العالم نمبر)،ص:۲۲

Sheraza shaiikh alam number,p22

[19] ایضا

Aizaan

20 ۔ایضا:ص:۱۳۷

Aizaan, p137

[21] ۔ حسن کہویہامی، تذکرہ اولیاء کشمیر ،غلام محمد نور محمد تاجران ،کتب مہاراج گنج سرینگر،سن:۱۹۸۹ء، ص:۱۷۰

Hasan kahoyahhami,tazkirat ul awliya Kashmir,Ghulam Muhammad noor Muhammad tajiran kutub maharaj ganj,serin agar1989,p180

[22] ۔ایضا

Aizan

23 ۔ قاری ،سیف الدین ، گلدستہ کلام شیخ العالم ،مترجم، جے کے آفیسٹ پرنٹرس ،جامع مسجد دہلی۔۶،سن:۲۰۰۹ء،ص:۲۰۲

Qari saif ud din guldasta kalam ,shaikhh alam,mutaerjam J K afist printers,jami masjid dehli,2009,p202

24 -ایضا،ص:۱۸۵

Aizan,p185

25-خواجہ محمد ا عظم ، واقعات کشمیر ، دیدہ مری ،مترجم خواجہ حمید یزدانی ،ڈاکٹر،اقبال اکادمی پاکستان -لاہور،ط:۱،سن:۱۹۹۵ء ،ص:۶۳

Khwaja, Muhammad Azzam,waqiat Kashmir,deda murre,mutarjam, khwaja hameed Yazdani,doctor Iqbal academy,Pakistan, Lahore,taba 1,1995,p63

26 - محمد یوسف ٹینگ، ریشیات،ص:۱۷۳

Muhammad yousaf tang, reshiyat, p173

27-محمد یوسف ، ماراادب مشاہیر نمبر،ٹینگ،جموں اینڈ کشمیر اکیدمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز، سرینگر، سن: ۱۹۷۶- ۷۷، ص:۴۴

Muhammad yousaf,mara adab,mashaheer number,tag ,jammu Kashmir academy culture and languages,serin agar,1976,p44

28 - صوفی ،جی- ایم ،ڈاکٹر، کشیر ،یونیورسٹی آف پنجاب ،لاہور،سن :۱۹۸۴ء، ص:۹۸-۱۰۰

Sofi,GM doctor kasheer,university oof Panjab Lahore,1984,p98-100

29 - مشکوٰتی ،بابا داود، ریاض الاخیار،ترجمہ اسرار الابرار،شعبہ نشرو اشاعت ادارہ محبوب عالم ،سن:۱۹۸۹،ص:۱۱۳-۱۳۳-

Mashkati baba,baba Dawood, riyazul al akhyar, taerjuma israr ul abyar,shuba nash o ishat idara mahboob,alam,1989,p113-133

30 - خواجہ محمد اعظم، واقعات کشمیر، دیدہ مری ،ص:۲۱۶

Khwaja Muhammad azam,waqiat Kashmir,deda murre,p216